REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۰ شہادت ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ حسب معمول کل حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

"مسئلہ کشمیر پُرامن طور پر حل نہ ہوا تو صورتِ حال سنگین ہو جائیگی"

نتائج کی ذمہ واری پاکستان پر نہیں ہوگی ۔ فارن سکرٹری کا انتباہ

کراچی ۱۹ اپریل۔ وزارت خارجہ کے سکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے خبردار کیا ہے کہ اگر کشمیر کا سوال پُرامن طور پر حل نہ ہوا تو ایک ایسی صورت حال پیدا ہو جائیگی۔ جس سے پاکستان یقینی طور پر احتراز کرنا پسند کرے گا۔ آپ نے کہا کہ اگر اس قسم کی صورتِ حال پیدا ہوگئی۔ تو پاکستان اس کے نتائج کا ذمہ وار نہیں ہوگا۔ —— مسٹر ایس کے دہلوی نے یہ بات کل ناظم آباد میں جناح کالج کی پولیٹکل سائنس ایسوسی ایشن کی سالانہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ مسٹر دہلوی نے کہا کشمیر کے باشندے اب تنگ آ چکے ہیں اور بے چین ہیں۔ آپ لوگ آزاد کشمیر کے صدر کی تقاریر ضرور پڑھتے رہتے ہوں گے۔ مسٹر دہلوی نے اپنی تقریر میں زیادہ تر پاکستان سے تعلقات کے سلسلہ میں بھارت کے طرزِ عمل کا ذکر کیا۔ جس میں کشمیر کا ذکر خصوصی طور پر تھا۔ آپ نے کہا بعض بے مبصر یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کو پاکستان اور بھارت میں ایک تنازعہ خیال کرتے ہیں۔ آپ نے کہا دراصل یہ مسئلہ ۴۵ لاکھ کشمیریوں کا ہے۔ کشمیری عوام آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعہ اپنا حق خود اختیاری استعمال کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بھارت پاکستان اور سلامتی کونسل کے دیگر مستقل اور غیر مستقل ارکان کشمیریوں کا حق خود اختیاری تسلیم کر چکے ہیں اب سوال صرف عمل کا ہے۔ مسٹر دہلوی نے کہا ان دنوں آخر ہم نے مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل میں اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بحث کے لئے ۲۷ اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ سلامتی کونسل کے مستقل اور غیر مستقل ارکان حق و انصاف کرنے کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کریں گے۔ —— مسٹر دہلوی نے قریبی ہمسایہ ملک افغانستان سے پاکستان کے تعلقات کا ذکر بھی کیا۔ آپ نے کہا پاکستان خلوص قلب سے افغانستان سے دوستی کا خواہشمند ہے۔ پاکستان افغانستان کے عوام کی مسرت۔ ترقی اور خوشحالی کا خواہاں ہے۔ صرف باہمی خیر سگالی سے پاکستان اور افغانستان میں دوستی مفاہمت اور باہمی تعاون کے تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں۔ چین اور روس سے پاکستان کے تعلقات کے بارے میں مسٹر دہلوی نے کہا پاکستان اپنے عظیم ہمسایہ ملک سے اچھے تعلقات چاہتا ہے۔ پاکستان کے چین سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ پاکستان کے روس سے بھی تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ اور ایسا ہونا بھی چاہیئے کیونکہ ہم دنیا کے تمام ممالک کے لئے خیر سگالی اور دوستی کے جذبات رکھتے ہیں۔ مسلم ممالک کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا پاکستان تمام مسلم عرب ممالک اور افریقی ایشیائی ممالک اور خاص طور پر نو آزاد افریقی ممالک سے جن کے مسائل پاکستان جیسے ہیں۔ قریبی مفاہمت اور تعاون چاہتا ہے (باقی صفحہ ۸ پر)

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جزائر فجی میں اسلام کو سربلند کرنے کی ساعی

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام جماعت احمدیہ فجی کے پریذیڈنٹ

— جناب عبداللطیف کی تقریر —

ربوہ ۱۹ اپریل۔ جماعت احمدیہ جزائر فجی کے پریذیڈنٹ مکرم جناب عبداللطیف صاحب نے کل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام نماز مغرب کے بعد "مسجد محمود" میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے جزائر فجی میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان کئے۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ادا فرمائے۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں خدائی وعدوں کے مطابق دور دراز سے مرکز سلسلہ میں مہمانوں کی تشریف آوری پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور اس ضمن میں اہل ربوہ کو ان کی نہایت ہی اہم ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔

یاد رہے جناب عبداللطیف صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ کے ہمراہ فجی سے نیوزی لینڈ آسٹریلیا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ہانگ کانگ۔ بنکاک۔ رنگون ڈھاکہ۔ کلکتہ۔ دہلی۔ قادیان اور لاہور ہوتے ہوئے حال ہی میں ربوہ تشریف لائے ہیں۔ راستہ میں آپ نے ان سب مقامات کے احمدی احباب سے ملاقات کرنے کے علاوہ وہاں تبلیغ اسلام کے کام کو بچشم خود دیکھا ہے اور علی الخصوص قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم عبدالرشید صاحب بماٹری نے کی بعد ازاں صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے ایک دینی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے محترم جناب عبداللطیف صاحب کو ان کی ربوہ میں تشریف آوری پر مبارکباد پیش کی اور آپ کو صمیم قلب سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا نیز ہزارہا میل سے آپ کی تشریف آوری کو ایک خدائی نشان قرار دیا۔ اور اس ضمن میں ان خدائی وعدوں پر روشنی ڈالی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے تھے اور جن میں اللہ تعالیٰ نے آپکو خبر دی تھی کہ لوگ جذبۂ محبت سے سرشار ہو کر دور دور سے تیری طرف کھنچے چلے آئیں گے

بعد ازاں مکرم جناب عبداللطیف صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے پہلے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپکو نہ صرف احمدیت کے نور سے منور کیا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن کھانسی کی شکایت ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۱۹ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ اعصابی کمزوری پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ بلڈ پریشر بھی بدستور ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ - اپریل ۶۲ء

بندگانِ حق کی پیشگوئیوں کو جانچنے کے اصول

بندگانِ حق کی پیشگوئیوں کی خصوصیت اور حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے اکثر لوگوں کو مغالطہ لگتا ہے۔ پیشگوئیاں بعض نجومی وغیرہ لوگ بھی کرتے ہیں اور بعض سیاسی لوگ بھی پیش گوئیاں کرتے ہیں۔ نجومیوں اور سیاسی لوگوں کی پیش گوئیاں صرف پیش گوئیاں ہوتی ہیں ان کی غرض صرف اتنی ہوتی ہے کہ اگر وہ سچی ثابت ہوں تو مان لیا جاتا ہے کہ وہ سچی ہیں اور اگر جھوٹی نکلیں تو جھوٹی سمجھی جاتی ہیں لیکن جو پیش گوئیاں بندگانِ حق اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کرتے ہیں ان کی نوعیت ایسی پیشگوئیوں سے بالکل الگ ہوتی ہے قرآن کریم سے ایسی پیشگوئیوں کی موٹی موٹی دو قسمیں واضح ہوتی ہیں ایک وہ پیشگوئیاں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ کے رنگ میں ہوتی ہیں مثلاً مومنین کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ تمہاری فتح ہوگی۔ اس کی بھی دو نوعیتیں ہوتی ہیں ایک تو عام رنگ میں فتح کی خوشخبری ہوتی ہے۔ اس میں وقت کا تعین اجمالی طور پر ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں یہ پیشگوئی عام ہے کہ نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب یعنی اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح جلد حاصل ہوگی اس میں "جلد" کا تعین نہیں کیا گیا۔

فتح مکہ کی پیش گوئی بھی جس کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اسی قسم کی ہے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو "رؤیا" میں فتح مکہ کی خبر دی آپ نے اسی سال اسی خبر کی بنا پر مکہ کی طرف کوچ کر دیا مگر اس سال مکہ فتح نہ ہو سکا اور حدیبیہ کے مقام پر "صلح" ہو گئی۔ بعض لوگوں کو اس سے ٹھوکر لگی حالانکہ خبر میں ہرگز یہ نہیں کہا گیا تھا کہ اسی سال مکہ فتح ہوگا۔ چنانچہ اس پیش گوئی کے مطابق "مکہ" بعد میں فتح ہوا۔

اسی طرح کی پیشگوئی رومیوں کی فتح کے متعلق ہے جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے یہاں پیش گوئی کا وقت "بضع سنین" بتایا گیا ہے بعض لوگوں نے بضع سنین کی مدت صرف تین سال سمجھی چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ کو بھی یہی مغالطہ لگا اور آپ نے کفار سے اس کے متعلق شرط بھی لگا دی۔ مگر تین سال کے اندر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ اصل میں "بضع" سے مراد تین سے نو کی مدت مراد ہوتی ہے چنانچہ یہ پیش گوئی اپنے وقت پر ۹ سال کے اندر پوری ہو گئی۔

قرآن کریم کی مشہور پیش گوئی ہے کہ کفار کو سزا ملے گی کچھ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی صورت میں اور کچھ مسلمانوں کے ہاتھوں سے اس پیش گوئی کے لئے بھی وقت کا کوئی تعین نہیں ہے لیکن دنیا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو کر رہی۔ تاہم تمام کفار کو یہ سزائیں ملیں جو ایمان لے آئے وہ اس سے بچ گئے جیسا ابوسفیانؓ اور عکرمہؓ وغیرہ۔

یہ تو ان پیشگوئیوں کے تعلق میں ہے جو مومنین کو بشارت اور خوشخبری پر مجمول ہیں۔ دوسری قسم کی پیشگوئیاں وعیدی ہوتی ہیں یعنی جن میں مخالفین کی سزا کا ذکر ہوتا ہے اوپر جو آخر میں پیشگوئی بیان کی گئی ہے وہ دراصل ملی جلی پیش گوئی ہے۔ اس میں مومنین کے لئے بشارت کا وعدہ ہے مگر کفار کے لئے وعید ہے۔ وعیدی پیشگوئیاں ضروری نہیں کہ لفظ بلفظ پوری ہوں یا ضرور ان معنی میں پوری ہوں جن معنی میں اس کو سمجھ لیا جاتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ بندگانِ حق کی پیشگوئیاں نجومیوں اور سیاسیین کی پیش گوئیوں کی طرح محض پیشگوئی کے سچ جھوٹ کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ ان کی حقیقی غرض اصلاح ہوتی ہے۔ اگر وہ لوگ جن کے متعلق وعیدی پیش گوئی کی گئی ہو اپنی اصلاح کر لیں تو ان سے وہ عذاب ٹل جاتا ہے جو ان کے لئے خواہ کتنا ہی مبرم الفاظ میں بیان کیا گیا ہو۔ قرآن کریم میں اس قسم کی پیشگوئیوں کی مثال حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے متعلق عذاب کی پیشگوئی ہے جو اتنے مبرم الفاظ میں بیان کی گئی تھی کہ جب حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل نہ ہوا تو خود حضرت یونس علیہ السلام کو بھی شبہ پیدا ہو گیا جسکی سزا آپ کو یہ ملی کہ آپ کو تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہنا پڑا۔ بات یہ ہوئی کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنی قوم کو اطلاع دی تھی کہ اتنی مدت کے اندر تم پر الٰہی عذاب نازل ہوگا اس لئے آپ اس قوم سے خود نکل گئے اور جب مدت گزر جانے کے بعد واپس آئے تو دیکھا کہ قوم صحیح وسلامت موجود ہے اور اس پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوا جس کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ کی قوم نے گریہ وزاری کے ساتھ توبہ کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی گریہ وزاری کو سن لیا تھا اور عذاب جو آنے والا تھا ٹلا دیا۔

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ بندگانِ حق کی وعیدی پیشگوئیاں خواہ کتنے ہی مبرم الفاظ میں بیان ہوں چونکہ ان کی غرض اصلاح ہوتی ہے جب معتوب قوم یا شخص اپنی اصلاح کر لے تو عذاب جس کی اطلاع دی گئی ہوتی ہے ٹل جاتا ہے۔

بات یہ ہے کہ کسی قوم کو عذاب دینے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قوموں اور اشخاص پر جو عذاب نازل کرتا ہے وہ بڑی کراہت سے نازل کرتا ہے اور وہ دیکھتا رہتا ہے کہ اگر معتوب قوم یا شخص ذرا سا بھی رجوع کرے تو وہ عذاب کو ٹال دیتا ہے۔ چنانچہ حکایت بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر انکی نافرمانی کی وجہ سے عذاب نازل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو سیدنا حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کیا اگر میری قوم میں ایک سو نیک انسان ہوں گے تو پھر بھی تو عذاب نازل کرے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نہیں۔ جب حضرت نوح نے اندازہ لگایا تو آپ کی قوم میں سو نیک آدمی بھی نہ نکلے پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کیا اگر پچاس انسان نیک ہوں تو پھر بھی عذاب نازل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں مگر پچاس بھی نیک انسان نہ نکلے حتیٰ کہ شاید دس نیک انسانوں تک تعداد پہنچ گئی اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ اگر دس انسان بھی نیک نکلیں گے تو عذاب نازل نہیں کروں گا مگر اس کمبخت قوم میں دس نیک انسان بھی نہ نکلے اور اللہ تعالیٰ نے "طوفان نوح" برپا کر دیا جس میں تمام قوم ڈوب گئی صرف وہی لوگ بچے جو "کشتی نوح" پر اللہ تعالیٰ کی مرضی سے سوار ہوئے تھے۔

سو وعیدی پیشگوئیوں کی یہ خصوصیت ہے کہ خواہ یہ کتنے ہی مبرم الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کی گئی ہوں "اصلاح" کی شرط اس سے لازماً چسپاں رہتی ہے اور بات بھی سیدھی ہے کہ جب عذاب کسی قوم یا کسی شخص کی نافرمانیوں کی وجہ سے آتا ہے تو جب نافرمانی ہی ختم ہو جائے تو عذاب بھی ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے بشرطیکہ توبہ کا دروازہ بند نہ ہوا ہو چنانچہ جب فرعون پر غرقابی کا عذاب آیا تو آخری وقت میں اس کی "توبہ" کسی کام نہ آئی جیسا کہ مومن دہلوی نے بھی کہا ہے کہ ؎

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف منیف حقیقۃ الوحی سے ایک عبارت اس امر کی وضاحت کے لئے کہ وعیدی پیشگوئیاں ٹل سکتی ہیں نقل کرتے ہیں۔ فہو ہذا

"وعید کی پیشگوئیوں میں خدا تعالیٰ اختیار رکھتا ہے کہ ان کو کسی کے عجز و نیاز سے یا اپنی طرف سے ملتوی کر دے۔ تمام اہل سنت بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کیونکہ وعید کی پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بلا کسی کے لئے مقدر ہوتی ہے۔ جو صدقات خیرات اور توبہ و استغفار سے ٹل سکتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اس بلا کو صرف اپنے علم میں رکھے اور اپنی وحی کے ذریعہ سے کسی اپنے مرسل پر ظاہر نہ کرے تب تو وہ صرف بلائے مقدر کہلاتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے ارادہ میں مخفی ہوتی ہے اور اگر اپنی وحی کے ذریعہ سے کسی اپنے رسول کو اس بلا کا علم دیدے تب وہ پیشگوئی ہو جاتی ہے اور دنیا کی تمام قومیں اس بات پر اتفاق رکھتی ہیں کہ آنے والی بلائیں خواہ وہ پیشگوئی کے رنگ میں ظاہر کی جائیں اور خواہ صرف خدا تعالیٰ کے ارادہ میں مخفی ہوں وہ صدقہ خیرات اور توبہ و استغفار سے ٹل سکتی ہیں تبھی تو لوگ مصیبت کے وقت میں صدقہ خیرات دیا کرتے ہیں ورنہ بے فائدہ کام کون کرتا ہے اور تمام نبیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقہ۔ خیرات اور توبہ استغفار سے ردّ بلا ہوتا ہے اور میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ بسا اوقات خدا تعالیٰ میری نسبت یا میری اولاد کی نسبت یا میرے کسی دوست کی نسبت ایک آنے والی بلا کی خبر دیتا ہے اور جب اس کے دفع کے لئے دعا کی جاتی ہے تو پھر دوسرا الہام ہوتا ہے کہ ہم نے اس بلا کو دفع کر دیا پس اگر اس طرح پر وعید کی پیشگوئی ضروری الوقوع ہے تو میں بیسیوں دفعہ جھوٹا بن سکتا ہوں اور اگر ہمارے مخالفوں اور بد اندیشوں کو اس قسم کی تکذیب کا شوق ہے اگر چاہیں تو میں اس قسم کی کئی پیشگوئیاں اور پھر ان کی منسوخی کی ان کو اطلاع دیدیا کروں۔ ہماری اسلامی تفسیروں میں اور نیز بائیبل میں بھی لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کی نسبت وقت کے نبی نے پیشگوئی کی تھی کہ اسکی عمر پندرہ دن رہ گئی ہے مگر وہ بادشاہ تمام رات روتا رہا۔ تب اس نبی کو دوبارہ الہام ہوا کہ ہم نے پندرہ دن کو پندرہ سال کے ساتھ بدل دیا ہے۔ یہ قصہ جیسا کہ میں نے لکھا ہے ہمارا کتابوں اور یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں بھی موجود ہے اب کیا تم یہ کہو گے کہ وہ نبی جس نے بادشاہ کی عمر کے بارے میں صرف پندرہ دن بتلائے تھے اور پندرہ دن کے بعد موت بتلائی تھی وہ اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلا۔ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وعید

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

جماعت احمدیہ کی نہایت اہم دینی ذمہ داریاں

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم کے حصہ سوم میں سورۃ القریش کی پُر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو اس کی نہایت اہم دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تفسیر کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل

"جہاں حقیقی محبت ہوتی ہے۔ وہاں انسان کام زیادہ کرتا ہے کام کو چھوڑ نہیں دیا کرتا۔ یہی بات اللہ تعالیٰ

لایلٰف قریش الٰفھم رحلۃ الشتآء والصّیف فلیعبدوا رب ھذا البیت الذی اطعمھم من جوع واٰمنھم من خوف

کی آیت میں بیان فرماتا ہے۔ یعنی مکہ کے قریش اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان پر مہربانی کی ان کے لئے امن قائم کیا۔ ان کی بھوک کو دور کیا اور ان کے لئے ہر قسم کے خطرات کو دنیا سے ہٹا دیا تو ان کو چاہئے تھا کہ وہ رب البیت کی عبادت بھی کرتے۔ مگر ایک طرف تو یہ مانتے ہیں کہ خدا نے ان کے خوف کو دور کیا۔ خدا نے ان کی بھوک کو دور کرنے کے سامان مہیا کئے۔ مگر دوسری طرف یہ اتنے نکمے ہو گئے ہیں کہ ہماری عبادت تک نہیں کرتے۔ ہم نے ان کے دلوں میں جو ایلاف کیا اور اس کے نتیجہ میں رحلۃ الشتآء والصیف کو قائم کیا۔ ان کے سفر نفع مند ہو گئے اور ان کی بھوکیں دور ہو گئیں۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ یہ سب کچھ کیوں کیا گیا۔ آخر ہماری کوئی غرض تھی، کوئی مقصد تھا کوئی وجہ تھی جس کی بناء پر ان سے یہ سلوک کیا گیا۔ اور وہ وجہ یہی تھی۔ کہ وہ اس گھر کو آباد رکھیں۔ پس چاہئے کہ جبکہ ہم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے تو یہ بھی اپنا حق ادا کریں اور عبادت الٰہی میں اپنا وقت گزاریں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سفر بھی لوگوں کے دلوں میں حج کا شوق پیدا کرنے اور انہیں خانہ کعبہ کی طرف متوجہ کرنے کا ایک بڑا ذریعہ تھے۔ جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں اہل عرب کو شروع میں حج کی طرف کوئی زیادہ توجہ نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان سفروں کو انہیں حج کی طرف متوجہ کرنے کا ایک ذریعہ بنا دیا۔ جب یہ لوگ ان کے گھروں میں جاتے اور ذکر کرتے کہ ہم مکہ سے آئے ہیں جہاں خانہ کعبہ ہے اور جس کا اس طرح حج کیا جاتا ہے۔ اور جس سے بڑی بڑی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ تو تمام عرب میں پروپیگنڈا ہو جاتا۔ اور وہ لوگ جو حج سے غافل تھے۔ ان کے دلوں میں بھی حج کرنے کی تحریک پیدا ہو جاتی اس طرح ان کو روزی بھی مل جاتی اور حج بھی لوگوں میں زیادہ سے زیادہ مقبول ہوتا چلا جاتا۔

چوتھے معنے اس کے یہ ہیں کہ تعجب ہے کہ مکہ والوں نے اپنے نفسوں پر سردی اور گرمی کے سفر واجب کر چھوڑے ہیں۔ اور بیٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ یہ معنے بھی بعض مفسرین نے کئے ہیں یعنی تعجب ہے کہ یہ رحلۃ الشتآء والصیف تو کرتے تھے مگر عبادت نہیں کرتے تھے انہیں چاہئے تھا کہ یہ ان سفروں کو چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنا وقت گزاریں۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں، یہ معنے درست معلوم نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ ساری تاریخ اور خود عبارت کی بناوٹ بتا رہی ہے کہ یہاں ان کے اس فعل کو بُرا نہیں کہا گیا۔ بلکہ اسے اچھا قرار دیا گیا ہے۔ تو اس آیت کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ وہ سفر کیوں کرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ سفر چھوڑ دیں اور بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ پس یہ معنے لفظاً اور نحواً تو درست ہیں۔ مگر یہاں چسپاں نہیں ہوتے۔ دوسرے وہ یہ سفر اس لئے کرتے تھے کہ روٹی کما کر لائیں اور پھر مکہ والوں میں بانٹیں تاکہ وہ مکہ میں ہی رہیں۔ تلاش معاش میں مکہ چھوڑ کر ادھر ادھر نہ چلے جائیں۔ اب ان معنوں کو درست تسلیم کرنے کا تو یہ مطلب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ کہ تم باہر جاؤ اور مکہ والوں کو کھلاؤ۔ مگر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ معنے عقل کے خلاف ہیں۔ اس لئے اس آیت کا ہرگز یہ مفہوم نہیں۔ ان سفروں کی ضرورت تو انہیں موت اور ہلاکت کی وجہ سے پیش آئی تھی۔ اگر بلا ضرورت مکہ والے سفر کرتے تو اعتراض کی بات تھی۔ مگر جبکہ ایک اعلیٰ مقصد کے لئے انہوں نے یہ سفر اختیار کئے تھے تو اس آیت کے یہ معنے کرنا کہ وہ سفر کیوں کر رہے ہیں ان سفروں کو چھوڑیں اور بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں کسی طرح بھی درست معلوم نہیں ہوتا ہاں یوں یہ معنے درست ہو سکتے ہیں کہ ان معنوں کو زمانہ نبوی سے مخصوص قرار دیا جائے۔ اور یہ کہا جائے کہ پہلے تو یہ سفر جائز تھے، مگر اب تو مکہ والوں کو یہ سب کام چھوڑ کر صداقت محمدیہ پر غور کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت میں لگ جانا چاہئے۔ اگر یہ معنے کئے جائیں تو یقیناً درست ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد یہ سفر خود بخود بند ہو گئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج کو اتنا مقبول کر دیا کہ مکہ والوں کو باہر جانے کی ضرورت ہی نہ رہی۔ وہیں بیٹھے بٹھائے اللہ تعالیٰ ان کو رزق دے دیتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے چونکہ تجلی کامل نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے مکہ والوں کو ان سفروں کی ضرورت پیش آتی رہتی تھی۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد تجلی الٰہی کامل طور پر ظاہر ہو گئی اس لئے اب یہ ضرورت نہیں تھی۔ کہ مکہ والے سفر کریں۔ اگر ہم اس آیت کے یہ محدود معنے کر لیں۔ تو پھر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سفروں کو کلیۃً بُرا نہیں کہا بلکہ مکہ والوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد اب ان سفروں کی کوئی ضرورت نہیں تمہیں چاہئے کہ ان سفروں کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے فائدہ اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنا وقت گزارو۔ ان معنوں کی رو سے یہ کفار پر ایک ضرب کاری اور مسلمانوں کی عظیم الشان تعریف ہے۔ آخر مومن بھی تو مکہ کے ہی رہنے والے تھے۔ اور ان کی ضروریات بھی ویسی ہی تھیں۔ لیکن وہ تو ایمان لاتے ہی سب کچھ چھوڑ کر تبلیغ حق اور خدمت دین میں لگ گئے۔ اور جب وہ ایسا کر سکتے تھے تو مکہ کے اور لوگ ایسا کیوں نہیں کر سکتے تھے۔

ان معنوں سے پھر احمدیوں کے لئے ایک سبق نکلتا ہے انہیں سوچنا چاہئے کہ کیا مکہ والوں پر خدا تعالیٰ کا کوئی زیادہ احسان تھا جس طرح ان کو خدا تعالیٰ نے ناک کان اور منہ دیئے تھے اسی طرح ہم کو اس نے ناک اور منہ بخشے ہیں جس طرح ان کو قویٰ عطا کئے گئے تھے۔ اسی طرح ہم کو قویٰ دیئے گئے ہیں جو علوم ان کو دیئے گئے تھے وہی علوم ہم کو دیئے گئے ہیں۔ جو قرآن ان کو دیا گیا تھا وہی قرآن ہم کو دیا گیا ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ کم تو نہیں دیا گیا۔ اگر مکہ والوں کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ کرو

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِعْمَلْ مَاشِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ کے معنی

"حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہے۔ تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا۔ اور اب گناہ اسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد اول صہ)

اور اپنے تمام اوقات خدمت دین میں صرف کر دو۔ تو یہ حکم کہ نہ ان کے ساتھ کوئی مخصوص تو نہیں تھا۔ جو حالت ان کی تھی وہی حالت ہماری ہے اور جو صداقت ان کے پاس تھی وہی صداقت ہمارے پاس ہے۔ جب ہماری جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی تمام صداقتوں کا احیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ فرمایا ہے۔ تو سورہ ایلاف میں جس صداقت کو پیش کیا گیا ہے لازماً ہمیں اس صداقت کا بھی از سر نو احیاء کرنا پڑے گا۔۔ ہمیں بھی ان آیات کا اپنے آپ کو ویسا ہی مخاطب سمجھنا پڑے گا جیسے صحابہ رض مخاطب تھے۔ اور ہمیں بھی وہی کچھ کرنا پڑے گا جو صحابہ رض نے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں زمانۂ محمدی کے لوگوں سے کہتا ہے۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ تم کو چاہیئے کہ تم عبادتوں میں اپنا وقت لگاؤ اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالو۔ یہی کام احمدیوں کا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ احمدیوں نے ابھی تک اس مقام کو نہیں پایا۔ بہت احمدی ہیں جو اس معیار پر پورے اترتے ہیں۔ بے شک دوسروں سے زیادہ چندہ دینے والے احمدی موجود ہیں۔ مگر چندہ سے تو دین نہیں پھیلتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ دین کی ترقی تو نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہوتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ذکر الٰہی اور عبادت کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ فرض نمازیں بے شک وہ دوسروں سے زیادہ ادا کرتے ہیں۔ مگر ذکر الٰہی کرنا۔ مساجد میں بیٹھنا۔ راتوں کو اٹھ کر تہجد ادا کرنا۔ اعتکاف کرنا یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اور جو نفس کی اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ہماری جماعت کی توجہ ان کی طرف بہت کم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں ان میں بھی آتا ہے کہ الٰہی تیرے لئے اعتکاف کرنے والے لوگ۔ تیری عبادت میں اپنا وقت گذارنے والے لوگ میری اولاد میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ احمدیوں کو اس طرف بہت کم توجہ ہے حالانکہ جب تک ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو انسان کا نفس کبھی جلا نہیں پاتا۔ جلائے نفس ہمیشہ ذکر الٰہی سے ہوتا ہے۔ نمازوں کے متعلق بھی میں دیکھتا ہوں کہ اس امر کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی جاتی کہ نمازیں آہستگی کے ساتھ پڑھیں۔ لوگ سنتیں جلدی جلدی ختم کر کے مسجد سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں لاہور میں جو دنوں ام طاہر بیمار تھیں میں متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہا اور میں نے دیکھا کہ آخر پندرہ بیس دن کے بعد جماعت کو یہ عادت ہوئی کہ وہ آہستہ آہستہ نماز

پڑھے۔ امام کے ساتھ آہستہ آہستہ نماز پڑھنے پر لوگ مجبور ہوتے ہیں۔ ورنہ اگر ان کا بس چلے تو امام رکوع میں ہی ہو اور وہ سلام پھیر کر چلے جائیں۔ لیکن جب فرض نماز ختم ہوتی ہے اور سنتیں پڑھنے کا وقت آتا ہے تو جھٹ پٹ ایک دوڑ شروع ہو جاتی ہے جو نہایت نامناسب اور اسلامی تعلیم کے خلاف حرکت ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر نمازیں پڑھا کریں اور اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کریں اور دوسرے مسلمانوں سے بھی انہیں یہی کہنا چاہیئے کہ وہ عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیں۔ کیونکہ اسلام کی اصل ترقی ذکر الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہو گی۔

تاریخوں سے ثابت ہے کہ جب رومی سفیر مسلمانوں کی حالت دیکھ کر واپس گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب مسلمانوں کے مقابلہ میں جیت نہیں سکتے اس نے پوچھا کیوں؟ رومی سفیر نے جواب دیا کہ وہ تو سارا دن روزے رکھتے اور ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرتے ہیں۔ وہ آدمی نہیں بلکہ جن معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دینا ایسا نور پیدا کر دیتا ہے جس سے پہلے انسان کو اپنے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ دنیا کی اور طاقتوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔

آج کل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ ذکر الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلّے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ حالانکہ یہ مصلّے پر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ و بالا کر دی اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلّے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے پس مصلّے پر بیٹھنے کے معنے نکماپن کے نہیں بلکہ درحقیقت اس سے ایسی مہارت پیدا ہو جاتی ہے اور دل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تھوڑے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے۔ اگر تین گھنٹے وہ ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو بے شک بظاہر اس کے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائیں گے مگر انہی تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ گھنٹوں میں وہ کچھ کام کرے گا جو باقی ۲۴ گھنٹوں میں بھی نہیں کر سکیں گے

پس عبادت کی کثرت۔ تہجد اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کرو اور اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔"

درخواست دعا: میری ہمشیرہ نسیم اختر اور بھاوج کی بڑی بچی کو کالی کھانسی کی سخت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بیماروں کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین (رضیہ سلطانہ چک ۲۹۳ ضلع لائلپور)

R-B

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

اشانٹی کے علاقہ میں احمدی جماعتوں کی کامیاب سالانہ کانفرنس

اخلاص و فدائیت کی دو ایمان افروز مثالیں

سہ ماہی رپورٹ از اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۱ء

(از مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب واقف زندگی۔ بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

اشانٹی سالانہ کانفرنس

علاقہ اشانٹی کا سالانہ سہ روزہ جلسہ اس دفعہ ۲۳-۲۴-۲۵ نومبر ۱۹۶۱ء کو بیبیانی BIBIANI (جہاں سونے کی کان ہے) منعقد ہوا۔ محترم مولوی عبدالمالک خانصاحب ریجنل مبلغ اشانٹی نے کانفرنس کے انعقاد سے قبل خود جا کر حالات کا جائزہ لیا۔ وہاں کے چیف سے ملے اور کانفرنس کے انتظامات اپنی نگرانی میں کروائے۔ اس میں اشانٹی کے سینکڑوں احباب نے شمولیت اختیار کی۔ بروننگ اہافو ریجن کی جماعتوں کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوئے۔ کھانے اور سفر کے اخراجات لوگوں نے خود برداشت کئے۔ یہ کانفرنس کمیونٹی سنٹر کے احاطہ میں ہوئی۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا نے سالٹ پانڈ سے تشریف لا کر دعاؤں کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا اور جماعت کو مناسب ہدایات دیں۔ اس کانفرنس میں مقامی مبلغین کے علاوہ جناب امیر صاحب۔ محترم خانصاحب محترم مسعود احمد خانصاحب۔ برادرم حاجی الحسن عطا اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ تقاریر میں تبلیغ کا پہلو نمایاں تھا اور ساتھ ہی جماعتی تربیت پر بھی زور دیا گیا۔ اس ملک کے ہر باشندہ کو تعدد ازدواج سے بے اندازہ محبت ہے۔ کوئی فرد ایسا نہیں جسے تعدد ازدواج سے الفت نہ ہو۔ ہماری جماعت کے لوگوں میں بھی یہ شوق دوسرے لوگوں سے کم نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کے افراد میں یہ خصوصیت پیدا کر دی ہے۔ کہ وہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان میں حضرت اقدس علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں اور جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے والے ترانے مرد اور عورتیں مل کر جس والہانہ انداز سے گاتے ہیں اس سے ہر ایک سننے والا بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے اپنا اور اپنے رسول اور اپنے مہدیؑ اور خلیفۃ المسیح کا کس قدر عشق و محبت پیدا کر دیا ہے۔ کانفرنس کے انعقاد کے دوران ہر تقریر کے وقفہ میں ترانوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس موقعہ پر فجر کی نماز کے بعد میدان میں احباب کے اجتماع اور درس قرآن مجید سے ایک عجیب روحانی فضا پیدا ہو جاتی رہی۔ جس سے ہر سننے والا متاثر ہوتا۔ تبلیغی ضروریات کے پیش نظر اس موقعہ پر احباب کو قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جس کا احباب نے نہایت اخلاص سے جواب دیا اور ایک صد اسی پونڈ (۱۸۰ پونڈ) (قریباً سوا دو ہزار روپیہ) کی رقم جمع ہوئی۔ جو گذشتہ سال سے ساٹھ پونڈ زائد تھی۔ اس کانفرنس کی ایک امتیازی بات یہ تھی کہ دوران شہر کے مختلف علاقوں میں تبلیغی جلسے کئے گئے۔ جن میں شہر کے مسلم و غیر مسلم احباب نے ہزاروں کی تعداد میں شریک ہو کر پیغام حق کو سنا۔ ان میں بھی محترم خانصاحب نے جوش اور محبت سے ملے جلے جذبات کے ساتھ سعید روحوں کو اسلام کی دعوت دی اور جماعت کے بعض اور احباب نے بھی شہر بیبیانی BIBIANI کے لوکل کمپنیوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔

کانفرنس کے دوسرے روز شام کو رنگین فوٹو سلائڈز کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی تبلیغی مساعی دکھائی گئی اسی طرح الحاج مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کی غانا سے روانگی کے وقت کی پوری فلم خاکسار نے دکھائی۔ اور ہر فوٹو کے ساتھ خاکسار مناسب پیرایہ میں تبلیغ بھی کرتا رہا۔

بیبیانی میں خدا تعالیٰ نے نئے احمدی عطا کئے ہیں۔ وہاں عارضی طور پر ایک مبلغ بھی متعین ہے۔ اس موقعہ پر کانفرنس کے متعدد رنگین سلائیڈز فوٹو خاکسار نے لئے۔ پریس رپورٹر نے محترم خانصاحب سے اس کانفرنس کی بابت انٹرویو لیا۔ نیز جماعت سے متعلق مختلف امور پوچھے۔

ادر کانفرنس کے کوائف دریافت کئے۔

تحریک جدید کے محترم خانصاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات دربارہ تحریک جدید سے اقتباسات جمع کر کے احباب جماعت کو سنائے اور اس تحریک کی اہمیت اور اس کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے نئے سال کے وعدہ کی تحریک کی۔ پہلے ہفتہ میں بہت کم وعدے ملے۔ پھر محترم خانصاحب نے سلپ ٹائپ کر کے احباب میں تقسیم کرا دیں۔ جس میں نام پتہ اور وعدے کے خانے بنے ہوئے تھے۔ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اور وعدوں کی تعداد ایک صد پچاس پونڈ تک پہنچ گئی پھر محترم خانصاحب نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا ایک خطبہ پڑھ کر سنایا اور ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے بہت عمدہ نمونہ کا مظاہرہ کیا۔ اور جہاں ایک تاجر نے ۵۰۰ سیڈی کا وعدہ لکھوایا وہاں ایک بہت نو عمر غریب طالب علم نے ایک پنس کا وعدہ لکھوایا۔ اور جب خطبہ کے ذریعہ اس کو معلوم ہوا کہ اول ادا کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے تو کہیں نہ کہیں سے وہ شام سے پیشتر پنس لایا اور جس اخلاص اور فکر سے اس نے پنس ادا کی وہ بہت قابل قدر تھا اسی طرح اس مخلص تاجر دوست نے جس نے سب سے بڑا وعدہ کیا تھا۔ نماز جمعہ ختم ہونے پر عصر سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کی رقم جمع کرا دی۔ اس طرح ایام زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ وعدوں کی نصف رقم وصول ہو چکی ہے۔ اس موقعہ پر اس مخلص دوست کے لئے جس نے سب سے بڑی رقم ادا کی ہے ...

دعا کی درخواست کی جاتی ہے ان کے پاؤں میں ایک عرصہ سے تکلیف ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کو شفا عطا فرمائے۔ آمین

تحریک ایام وقف و مباحثات حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا ایک خصوصی پیغام مکرم امیر صاحب نے سائیکلو سٹائل کر کے تمام جماعت کے افراد کو بھجوایا۔ اس پیغام کو محترم خانصاحب نے اشانٹی میں اکثر جماعتوں میں جا کر سنایا اور جہاں خود نہ جا سکے۔ وہاں لوکل مبلغین کے ذریعے اس کو پہنچایا۔ علاوہ ازیں حضور کے ارشاد کی روشنی میں ہر جمعرات کو احباب کو روزہ رکھنے کی تاکید کی اور تبلیغ کے لئے وقت وقف کرنے اور سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی طرف توجہ دلائی اشانٹی کے لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا بڑا جوش رکھا ہے۔ ہر اتوار کو کماسی کی جماعت شہر کے معروف ترین حصہ میں سائبان لگا کر صبح ۹ بجے سے لے کر دوپہر تک تبلیغی اجلاس منعقد کرتی رہی محترم خانصاحب بھی ظہر کی نماز کے بعد اس جلسہ میں تقریر کے لئے جاتے رہے

محترم خانصاحب سے تبادلہ خیالات کے لئے بعض احباب دار التبلیغ کماسی میں بھی آتے رہے۔ تین مباحثات ان ایام میں عیسائیوں سے ہوئے ایک مباحثہ ۲ گھنٹے تک جاری رہا۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر اس عرصہ میں مختلف قسم کے ٹریکٹ اور اخبار ٹروتھ محترم خانصاحب نے تقسیم کئے علاوہ ازیں ریویو آف ریلیجنز کے ۴۳ پرچے مطالعہ کے لئے دئے اور چودہ کتب انگریزی و عربی مطالعہ کے لئے لوگوں کو دیں

احمدیہ سکول کے ہوسٹل کی نئی عمارت:- عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول کی نئی عمارت بفضلہ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ الحمد للہ۔ نئی عمارت میں طلبہ منتقل ہو کر شادماں ہیں۔ یہ عمارت نئی طرز کی ہے مرکز سلسلہ کی طرف سے ایک خطیر رقم اس پر خرچ ہوئی ہے اس وقت ۱۱۵ طالب علم ہوسٹل میں ہیں۔ ۲۱ طلبہ کا اس عرصہ میں اضافہ ہوا۔ احمدیہ ہوسٹل کے جملہ انتظامات مشن کے سپرد ہیں۔

دورہ جات ایام زیر رپورٹ میں محترم مولوی عبد المالک خانصاحب نے کل چودہ سو میل کا سفر کیا اور حسب ذیل مقامات میں تبلیغی، تعلیمی، تنظیمی امور سرانجام دئے، بیبانا سی، اسوکوڈمی، مومپانگ، ٹیچی منٹیہ، اپالنسو، برسو، الوسو، بجوائے۔ جاسی اکو ٹوکم۔

اخلاص و فدائیت کی دو مثالیں

دورہ میں بعض اخلاص و فدائیت اور قربانی کے عجیب و غریب اور پُر درد واقعات پیش آئے ایک واقعہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ جب محترم خانصاحب کوٹوکم تشریف لے گئے تو ایک احمدی پاپا علی آیا وہ اپنی عمر ۱۰۱ سال بتاتا ہے۔ نظر بھی ابھی تک درست ہے اپنے آپ کو اشانٹی کا سب سے پرانا احمدی بتاتا ہے۔ مکرم حکیم فضل الرحمان صاحب مرحوم کے زمانہ میں وہ مؤذن تھا اور اذان اور تبلیغ کا انتہائی شوق رکھتا ہے۔ اس نے افراط محبت اور بے خودی کے عالم میں مکان سے باہر سڑک پر آ کر زور زور سے اذان دینی شروع کر دی اور احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ محترم خانصاحب کو ساتھ لے کر سارے گاؤں کا گشت کریں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان لوگوں کا یہ عالم تھا کہ جیسے ایک بڑی دولت ان کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہر شخص سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسے آ کر ملے جمعہ کی نماز پاپا علی کے مکان پر ہوئی۔ نماز کے بعد انہوں نے کہا کہ یہاں مسجد کے لئے انتظام کریں۔ مکرم خانصاحب نے ان کو کہا کہ یہ تو آپ ہی لوگوں کا کام ہے کچھ آپ قربانی کریں۔ کچھ دیگر احباب سے مدد لی جائے گی۔ اور اس نصیحت کے بعد خانصاحب نے ایک پونڈ اپنی جیب خاص سے پاپا علی کو دیا کہ یہ مسجد کی تعمیر کے لئے میری طرف سے پیش ہے۔ پاپا علی نے نوٹ ہاتھ میں لیکر اپنی زبان میں پانچ سات منٹ تک کچھ کہا اور اس کے ہر ہر لفظ سے خوشی اور مسرت کے جذبات عیاں تھے۔ اسی اثناء میں ایک عورت جس کا نام فاطمہ تھا وہ اٹھی اور ایک سی پوٹلی لے آئی اور سلام کر کے افریقہ کے یہاں کے دستور کے مطابق مخاطب کیا اور کہا "یہ انسان بہت دور سے آیا ہے اس نے ایک پونڈ نیک کام میں دے کر ہمیں سبق دیا ہے میں اس نیک کام میں ۲۵ پونڈ پیش کرتی ہوں اور مزید ۲۵ پونڈ کچھ عرصہ کے بعد دوں گی اس کے اس نیک کام نے احباب میں قربانی کا ایک خاص جذبہ پیدا کر دیا۔ اور باوجود تعداد میں تھوڑے ہونے کے۔ انہوں نے ایک معقول رقم جمع کر لی۔ محترم خان صاحب جب وہاں سے چلنے لگے تو پاپا علی کی جیب میں آپ نے دو شلنگ ڈال دئے۔ اس نے اور تمام احمدیوں نے جو وہاں موجود تھے۔ بے حد دعائیں دیں اور ایک عورت بھاگی بھاگی گئی۔ چند انڈے لے کر آئی اور محترم خانصاحب کے ترجمان کو دیکر کہا کہ "مولوی صاحب کو کہنا کہ میرے بچوں کے لئے دعا کریں۔ اب جب بھی پاپا علی کماسی آتا ہے اور محترم خان صاحب سے ملتا ہے تو بار بار ہاتھ دباتا ہے صرف مصافحہ پر ہی قناعت نہیں کرتا اور اپنی زبان میں یہ کہتا رہتا ہے۔ جس سے حد درجہ کی محبت اور اخلاص ٹپکتا ہے اور آنحضرت صلعم کے ارشاد کے ماتحت محترم خانصاحب بھی اس کا بہت خیال رکھتے ہیں

تعلیم و تدریس روزانہ صبح و شام کماسی میں درس کا سلسلہ جاری رہا، محترم خان صاحب قرآن مجید تین آیات مع ترجمہ و تشریح بیان کرتے رہے نیز احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ و تشریح درس میں سناتے رہے۔ علاوہ ازیں رسالہ الوصیت۔ کشتی نوح کا حصہ تعلیم۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس عرصہ میں ختم کی گئیں۔ اور شام کو تعلیم القرآن کلاس جاری رہی اس عرصہ میں تبلیغی ضرورت کے پیش نظر اشانٹی میں ایک دینیات کلاس کھولنے کا فیصلہ ہوا۔ اس کے لئے مڈل پاس دس طلباء کا انتخاب ہوا جن کے لئے دو سال کا کورس تجویز ہوا۔

آخر میں احباب جماعت سے اپنے مبلغین کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ساری دنیا میں تمام اسلام لہرانے لگے۔

اللھم آمین

شعبہ تربیت انصار اللہ مرکزیہ

چند اہم تربیتی امور

سچائی حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"یہ خلق وہ ہے جس پر بہت سے اخلاق مبنی ہوتے ہیں گویا بعض دفعہ یہ خلق ماں اور باپ کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے اور باقی اخلاق اس سے پیدا ہو کر بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ جس طرح موت سب سے زیادہ یقینی چیز ہے لیکن سب سے زیادہ لوگ اسے بھلا تے ہیں۔ اسی طرح باوجود ایک یقینی چیز ہونے کے لوگ سچائی کو بھول جاتے ہیں۔

خطبہ نمبر ۱۴/۳/۵۲

تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے۔ تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے۔ یا ریا ہے یا خود پسندی ہے۔ یا کسل ہے۔ تو تم ایسی چیز نہیں ہو جو قبول کے لائق ہو (کشتی نوح)"

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیے چندہ سالانہ صرف پانچ روپے ۵/۰۰ - قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

نئے انتخابات اور گوشوارہ

خدام الاحمدیہ کے پروگرام کے مطابق نئے انتخابات ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک مکمل ہو جانے ضروری تھے۔ مگر ابھی تک معتدبہ حصہ باقی ہے جہاں نئے انتخابات نہیں ہوئے اس سلسلہ میں ڈویژن وار اور ضلع وار گوشوارہ پیش خدمت ہے۔ تاکہ متعلقہ قائدین کرام اس سے مستفید ہو سکیں۔

گوشوارہ انتخابات ڈویژن اور ضلعوار

نمبر شمار	نام ڈویژن	نام ضلع	تعداد مجالس جہاں انتخابات ہو چکے ہیں	جہاں نہیں ہوئے	کل تعداد مجالس
۱	پشاور	پشاور	۲	۲	۵
		مردان	۳	—	۳
		ہزارہ	۱	۴	۵
۲	ڈیرہ اسماعیل خاں	ڈی۔ آئی۔ خاں	۱	—	۱
		بنوں	۱	۱	۲
		کوہاٹ	۱	۱	۲
۳	راولپنڈی	راولپنڈی	۵	—	۵
		کیمبل پور	۱	۲	۳
		جہلم	۷	۴	۱۱
		گجرات	۱۷	۸	۲۵
۴	سرگودھا	سرگودھا	۲۸	۱۵	۴۳
		میانوالی	۲	۳	۵
		جھنگ	۵	۱۳	۱۸
		لائلپور	۳۶	۲۸	۶۴
۵	لاہور	لاہور	۱۳	—	۱۳
		سیالکوٹ	۱۰	۵۸	۶۸
		گوجرانوالہ	۲۲	۱۰	۳۲
		شیخوپورہ	۱۲	۱۹	۳۱
۶	ملتان	ملتان	۱۳	۱۷	۳۰
		ڈیرہ غازیخاں	۳	۷	۱۰
		مظفرگڑھ	۲	۳	۵
		منٹگمری	۶	۱۰	۱۶
۷	بہاولپور	بہاولپور	۱	۱۰	۱۱
		بہاولنگر	۴	۱۵	۱۹
		رحیم یارخاں	۱	۱۳	۱۴
۸	خیرپور	خیرپور	۶	—	۶
		سکھر	۲	—	۲
		جیکب آباد	۱	—	۱
		لاڑکانہ	۲	۱	۳
		نوابشاہ	۱۳	۴	۱۷
۹	حیدرآباد	حیدرآباد	۳	۱۰	۱۳
		دادو	—	۳	۳
		میرپورخاص	۱۶	۷	۲۳
		سانگھڑ	۱	—	۱
۱۰	کوئٹہ	کوئٹہ	۱	—	۱
۱۱	کراچی	—	۳	—	۳
۱۲	آزاد کشمیر	میرپور	۶	۱	۷

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شعبہ تربیت انصاراللہ مرکزیہ

چند اہم تربیتی امور

۱۔ نماز باجماعت } حضرت ابوہریرہ رضی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:۔

جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس درجے (ثواب فضیلت) رکھتی ہے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ اور مسجد میں محض نماز کے ہی ادا کرنے کو آئے تو وہ جو قدم رکھتا ہے۔ اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کر دیتا ہے۔ یا ایک گناہ اس کا معاف فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں سمجھا جاتا ہے جب تک کہ نماز اسے روکے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے فرشتے یوں دعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفر لہ۔ اللھم ارحمہ اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ تو اس پر رحم کر۔ یہ دعا اس وقت تک رہتی ہے۔ جب تک کہ وہاں حدث نہ کرے۔ (تجرید بخاری حصہ اول۔ حدیث ۲۷۷)

۲۔ تشبہ بقوم } چھری کانٹے سے کھانے کے متعلق فرمایا کہ اسلام نے منع تو نہیں فرمایا۔ ہاں تکلف سے ایک بات یا ایک فعل پر زور دینے سے منع کیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس قوم میں مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اسلئے کیا کہ امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز صورتوں پر کھانا جائز ہے۔ مگر بالکل اس کا پابند ہونا تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو ناجائز سمجھنا منع ہے۔ کیونکہ آہستہ آہستہ انسان یہاں تک تتبع کرتا ہے کہ ان کی طرح طہارت بھی چھوڑ دیتا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم سے یہی مراد ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے ورنہ بعض وقت جائز صورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے۔ میں خود بعض وقت میز پر کھانا رکھ لیتا ہوں۔ جب کام کی کثرت ہوتی ہے اور میں لکھتا ہوں۔ ایسا ہی کبھی چٹائی پر کبھی چارپائی پر بھی کھاتا ہوں تشبہ کے یہی معنی ہیں کہ اس امر کو لازم پکڑ لیا جاتے۔ ورنہ ہمارے دین کی سادگی پر غیر اقوام نے بھی رشک کھایا ہے اور انگریزوں نے بھی تعریف کی ہے اور اکثر اصول ان لوگوں نے عرب سے لے کر اختیار کئے ہیں۔ مگر اب رسم پرستی کے طور مجبور ہیں۔ کہ ترک نہیں کر سکتے۔

(ملفوظات ۲۹۲ فتاوی۔ بحوالہ البدر ۲/۳ ۱۹۰۳)

۳۔ اسلامی شعار۔ داڑھی } حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔۔ وفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنی داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کترواؤ۔

(تجرید بخاری ص ۵۸۰)

۴۔ اسلامی شعار۔ پردہ } حضرت امیرالمومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

باوجود اتنے بڑے انعام کے کہ خدا تعالے نے لوگوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے احکام دے دئے ہیں۔ اگر کوئی شخص پردہ کو چھوڑتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ قرآن کی ہتک کرتا ہے۔ ایسے انسان سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے احمدی مردوں اور ایسی عورتوں سے تعلق نہ رکھیں۔ (خطبہ ۶/۶/۵۸)

۵۔ اطاعت } وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبینا ــــــ اور کسی مومن مرد یا مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کر دیں۔ تو وہ پھر بھی اپنے معاملہ کا اپنی مرضی سے فیصلہ کریں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ کھلی کھلی گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔

(الاحزاب رکوع ۵)

ہندوستان جیٹ طیارے خریدنے کی کوشش کر رہا ہے

امریکہ کے لئے ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا

واشنگٹن ۱۸ اپریل۔ امریکی جریدہ یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ" کا کہنا ہے کہ ہندوستان کی فضائی فوج کی تعمیر سے امریکہ کے لئے ایک مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔

جریدہ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی کمزور فضائی فوج سپرسانک جیٹ طیاروں کی تلاش میں ہے۔ تاکہ وہ کمیونسٹ چین کے روسی ساخت اور پاکستان کے امریکی ساخت کے طیاروں کا مقابلہ کر سکے۔ روس نے ہندوستان کو ایم آئی جی ۲۱ ساخت کے طیارے مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے لیکن ہندوستان اور روس کے درمیان ایسے سمجھوتے سے ہندوستان کے دفاع کا زیادہ انحصار روس پر رہے گا۔ جریدہ نے لکھا ہے کہ پاکستان کو ہندوستان سے خطرہ ہے اور وہ ایسی صورت حال برداشت نہیں کر سکتا۔ واشنگٹن کو خدشہ ہے کہ اگر امریکہ نے ہندوستان کے پاس جیٹ طیارے فروخت کئے تو پاکستان قطعی طور پر واشنگٹن سے اتحاد ختم کر دے گا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

جرمن امداد کے ساتھ کوئی شرط عائد نہیں کی جاتی

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے سفیر کی تقریر

کراچی ۱۸ اپریل۔ پاکستان میں جرمنی سفیر ڈاکٹر شیلر نے کہا ہے کہ پسماندہ ملکوں کو جرمن امداد دینے کا اولین اصول یہ ہے کہ امداد کے ساتھ کوئی سیاسی شرط عائد نہیں کی جاتی۔ روٹری کلب کے ایک ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ جرمن تعاون کے اصولوں کی وضاحت کی پاکستان کے معاملے میں انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں میں دوستی سے ہمارے لئے آپ کی ضروریات کو سمجھنا اور انہیں پورا کرنا آسان ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جرمن امداد کا دوسرا مقصد [illegible] ہے کہ ترقی پذیر ملک کو ... غیر ملکی امداد سے آزاد بنا دیا جائے انہوں نے کہا کہ اقتصادی ترقی کے بارے میں پاکستان کے واضح نظریات اور مقاصد ہیں۔

مطالعہ کی عادت طالب علمی کا دور ختم کرنے کے بعد ختم نہیں ہو جانی چاہیئے

لا کالج کے طلباء سے مسٹر جسٹس ایم آر کیانی کا خطاب

لاہور ۱۸ اپریل۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ایم آر کیانی نے کل قانون کے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ مطالعہ کی عادت پیدا کریں۔ مطالعہ کی عادت طالب علمی کے دور سے شروع ہوتی ہے

انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے لا کالج کی سالانہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کتابوں کا مطالعہ طالب علمی کے ساتھ ساتھ ختم نہیں ہوتا بلکہ تجربہ کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے انہوں نے اپنے حسب معمول ظریفانہ انداز میں کہا۔ لا کالج ہماری فیکٹری ہے یہ ہائی کورٹ کے لئے خام مال پیدا کرتی ہے۔ بعض اوقات یہ بالکل ہی خام ہوتا ہے۔ انہوں نے آئین میں سپریم جوڈیشل کونسل کے قیام کی شق کو بہت مناسب بتایا۔ انہوں نے کہا گو میں دو سینئر جونیئر ججوں کو بھی اس کونسل کی ممبری کے لئے ترجیح دیتا ہوں تاہم اب جو کچھ ہے وہی کافی ہے اور اس سے ہائی کورٹوں کو ججوں کے کردار سے متعلق امور میں بولنے کا کافی حق مل جاتا ہے انہوں نے کہا کہ اس سے چیف جسٹس کے بارے میں یہ امکان خارج از امکان ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی عدالت کے سینئر ممبروں کو نظر انداز کر دے اور یہ کونسل بتدریج ایک ایسے ادارہ میں تبدیل ہو جائے گی جو ایسے سیاسی تنازعوں کا تصفیہ کرے گی جو ماضی میں تباہ کن ثابت ہوئے ہیں۔ اس سپریم جوڈیشل کونسل میں سپریم کورٹ کے سب سے زیادہ سینئر جج ہوں گے اور دو ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس ہوں گے انہوں نے طلباء سے کہا کہ وہ کبھی کبھی لا رپورٹیں بھی پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ انہوں نے کہا کہ بعض جج اپنے فیصلے بہت محنت سے لکھتے ہیں۔

اسرائیل اور اردن کے دستوں میں فائرنگ

تل ابیب ۱۸ اپریل۔ اسرائیل کے فوجی ذرائع نے آج یہاں بتایا کہ اردن کے فوجی دستوں نے کل صبح شمال مشرقی سرحد کے علاقے میں خود کار ہتھیاروں سے گولیاں چلائیں اور آدھ گھنٹے تک گولیوں کا تبادلہ ہوتا رہا۔ اسرائیل کی جانب کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

اقتصادی کمیٹی نے کئی ترقیاتی سکیموں کی منظوری دیدی

راولپنڈی ۱۸ اپریل۔ اقتصادی امور کے وزیر مسٹر شعیب کی صدارت میں آج یہاں اقتصادی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا اور کمیٹی نے کئی ایک ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی

اعظم گڑھ میں چھ سو افراد چیچک سے ہلاک

نئی دہلی ۱۸ اپریل یو پی کے ضلع اعظم گڑھ میں گزشتہ پانچ ماہ کے دوران چیچک سے چھ سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یوپی کے وزیر صحت نے کل صوبائی اسمبلی میں یہ اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ گورکھپور اور اعظم گڑھ کے اضلاع میں تقریباً بارہ ہزار افراد چیچک میں مبتلا ہوئے ہیں۔

زرعی زمین برائے فروخت

ایک مربعہ زمین دھنی دیو چک ۳۲/۳۳ ج ب میں برائے فروخت ہے مربعہ گاؤں کی نیائی میں ہے سیم اور کلر کا کوئی اثر نہیں۔ نہایت عمدہ زمین ہے خواہشمند اصحاب محمد حسین سے رجوع کریں۔ زمین کی قیمت تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہوگی

صوفی علی محمد معلم وقف جدید

اعلان نکاح

میری دختر نیک اختر رشیدہ بانو کا نکاح ہمراہ چوہدری نورالدین احمد پسر حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام بالعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر آج مورخہ ۷ اپریل ۶۲ء مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ پشاور نے میری کوٹھی واقع یونیورسٹی پشاور پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ خاکسار غلام اللہ

ولادت

برادرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶/۴/۶۲ بروز جمعہ پانچواں فرزند عطا فرمایا ہے۔ از راہ شفقت حضور نے بچہ کا نام ظفر اقبال رکھا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت ظفر و اقبال والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنا دے۔ آمین

(حکیم شیخ خورشید احمد گول بازار ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

امسال تربیتی کلاس مورخہ ۵/۲۲ کو شروع ہو رہی ہے۔ جملہ انتظامات کے لئے مرکز کو آنے والے خدام کی صحیح تعداد کا علم ہونا ضروری ہے۔ تمام قائدین حضرات فوری طور پر اس سے مطلع فرمائیں۔ نیز پوری کوشش کی جائے کہ میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے خدام کثرت سے شامل ہوں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا بھائی عزیز ارشاد احمد دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (احمد دین کلرک دفتر وکالت مال)

(۲) ہمارا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ اب آخری مرحلہ پہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد شفیع دہلی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ)

(۳) میری پھوپھی صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین (مشریف احمد۔ احمد نگر)

(۴) میرے بڑے بھائی آجکل بی ایڈ کا امتحان دے رہے ہیں۔ وہ بیمار بھی رہتے ہیں۔ احباب کرام ان کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مبارک احمد اصغر اکاؤنٹنٹ دفتر تعلیم ربوہ)

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نمایاں کارکردگی پر لڑکوں اور لڑکیوں کو صدارتی ایوارڈ دینے کا فیصلہ

سونے، چاندی اور کانسی کے تمغے اور سرٹیفکیٹ دیئے جائیں گے

راولپنڈی ۱۹ ؍ اپریل۔ صدر ایوب نے خدمتِ خلق، خاص مہمات، ذاتی مشاغل اور جسمانی صحت کے شعبہ میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے پاکستانی لڑکے اور لڑکیوں کو تمغے دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس فیصلہ کے مطابق کانسی۔ چاندی اور سونے کے تمغے دئے جائیں گے۔ ہر تمغہ کے ساتھ ایک پروانہ خوشنودی یا صدر کے دستخط سے جاری کیا ہوا سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔

ایسے تمغوں اور پروانوں کے لئے عمر کے اعتبار سے لڑکوں اور لڑکیوں کو تین مختلف گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے پندرہ برس سے کم عمر کے لڑکے لڑکیاں ایک گروپ میں پندرہ سے سترہ برس تک دوسرے گروپ میں اور سترہ سے انیس برس تک کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں تیسرے گروپ میں رکھے جائیں گے۔ پندرہ برس سے کم عمر کے لڑکے لڑکیوں کو کانسی کے بیج پندرہ سے سترہ برس تک کے گروپ کو چاندی کے تمغے اور سترہ سے انیس برس تک کی عمر کے گروپ کو طلائی تمغے دئے جائیں گے۔

راولپنڈی سے مرکزی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ تمغے خالتوقت میں (ا) خدمتِ خلق کے تحت ابتدائی طبی امداد، جان بچانے کے سلسلہ میں نمایاں خدمات، خواتین سروس ٹریننگ، پہاڑی علاقوں میں مصیبت میں گھرے ہوئے افراد کی جان بچانے کی ٹریننگ یا اس سے ملتے جلتے شعبوں کی سرگرمیوں پر دئے جائیں گے (ب) مہمات کے تحت شعبہ میں پہل کرنے خود اعتمادی، ذمہ داری کے احساس اور مہم جوئی کے جذبہ کے مظاہرے پر انعامات دئے جائیں گے اسی سلسلہ میں نقشے پڑھنے (میپ ریڈنگ) ابتدائی طبی امداد اور ایسے کیمپوں کے لئے بھیج دئے جائیں گے جن میں شریک ہونے والے لڑکے اور لڑکیاں پیدل یا بائیسکلوں پر یا گھوڑوں پر یا کشتیوں پر سفر کے ذریعہ شریک ہوں گے (ج) کی مد کے تحت فنون لطیفہ (مثلاً ہاتھ سے بنائی ہوئی تصاویر، موسیقی، فوٹوگرافی ایسے فنون کے اچھے اچھے نمونے جمع کرنا) دستکاری سائنس اور نیچرل ہسٹری (مثلاً آثار قدیمہ، علم ہیئت) اور فنی مہارت (مثلاً گلائیڈنگ، کوہ پیمائی، جاپانی طرز کی کشتی میں مہارت حاصل کرنا شامل ہوں گے۔ (د) جسمانی صحت کے تحت کھیلوں، تیراکی اور دوسری ایسی سرگرمیوں میں اعلیٰ صلاحیت حاصل کرنے پر جن کا تعلق جسمانی قوت اور جسمانی قوت کے مقابلوں میں مہارت اور بہتر رفتار کے مظاہروں سے ہو انعامات دئے جائیں گے۔

ایوارڈ کمیٹی کے چیئرمین وزیر تعلیم ہوں گے جن کی صدارت میں دس ارکان پر مشتمل ایوارڈ کمیٹی قائم کی جائے گی۔ مندرجہ ذیل افراد ارکان کمیٹی کی حیثیت سے شامل کئے جائیں گے (۲) حکومت پاکستان کی وزارت سائنسی تحقیقات وتعلیم کے سیکرٹری (۳ و ۴) دونوں صوبائی حکومتوں کا ایک ایک نمائندہ (۵ و ۶) دونوں صوبوں کی بوائے سکاؤٹس تنظیم کا ایک ایک نمائندہ (۷ و ۸) دونوں صوبوں کی گرل گائیڈز تحریک کا ایک ایک نمائندہ (۹) سیکرٹری پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن اور (۱۰) سائنسی تحقیقات اور تعلیم کی وزارت کا ایک افسر کمیٹی کے رکن سکرٹری کی حیثیت سے شامل ہوگا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فجی کی تقریر

(بقیہ صفحہ ۱ اول)

بلکہ قادیان اور ربوہ کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ بعدہٗ آپ نے جزائر فجی کے محل وقوع وہاں کی آبادی کے اعداد و شمار اور دیگر معلوماتی کوائف بیان کرنے کے بعد بتایا کہ جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کا مشن قائم ہوئے ابھی صرف ایک سال کا ہی عرصہ ہوا ہے جبکہ مرکز کی طرف سے ایک مبلغ اسلام وہاں پہنچے ہیں۔ آپ نے کہا وہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی تعداد ایک سو ساٹھ سے کچھ زائد ہے اور حال ہی میں وہاں مقیم مبلغ سلسلہ کی طرف سے جو تازہ مکتوب موصول ہوا ہے اس میں انہوں نے اطلاع دی ہے کہ پانچ مزید افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ وہاں تبلیغ اسلام کی مساعی برابر جاری ہیں جماعت وہاں ایک چھوٹا سا اخبار نکالتی ہے جس کا نام "اسلام" ہے ابھی ہمارے مالی وسائل بہت محدود ہیں اسلئے سردست یہ سائیکلوسٹائل مشین کے ذریعہ چھاپا جاتا ہے اسی طرح جماعت نے وہاں ایک مکان کرایہ پر لیکر اسمیں چھوٹے بچوں کو مفت دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا ہے کیونکہ وہاں ابھی کام کا آغاز ہے اسلئے ہماری مساعی محدود ہیں تاہم ان مساعی کو وسعت دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اسکے خوشکن نتائج ظاہر ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ جزائر فجی کی روز افزوں ترقی اور کامیابی کے لئے دعا کی پُر زور درخواست کی۔

صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مکرم جناب عبداللطیف صاحب کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اہل ربوہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق سعید روحوں کو زیادہ سے زیادہ حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور وہ سعید روحیں دیوانہ وار مرکز سلسلہ کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ جہاں خدائی وعدوں کا پورا ہونا ہمارے لئے باعث مسرت ہے وہاں ہم کو ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرنے کا باعث ہے اس ضمن میں سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم سورۃ توبہ کی آیت وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ کے تحت باہر سے تشریف لانیوالے مہمانوں کے لئے مرکز کے ماحول کو جوار رحمت بنائیں وہ یہاں آکر محبت واخوت اور اطمینان و سکینت کی دولت سے مالا مال ہوں۔

* ہمارا اپنا نمونہ ایسا ہو کہ جو انہیں باور کرا دے کہ فی الواقعہ وہ جنت میں آگئے ہیں چاہیئے کہ ہم سب لوائے پاپنہ ہر سعید خواہ پہلو کی زندہ تصویر ہوں آج خدا نے ہمیں اپنے محبوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت، قرآنی علوم کی دولت اور محبت واخوت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان خدائی افضال و انعامات کی قدر کریں اور اپنے نمونے کو ایسا بنائیں کہ جو خدائی وعدوں کے مطابق ہزاروں ہزار میل دور سے تشریف لانیوالے مہمانوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب اور حصول قرب الٰہی کا ذریعہ ثابت ہو۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اعانت الفضل

مکرم نواب زادہ میاں شاہد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی شادی کی خوشی میں چار مستحق احباب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے ان کی شادی مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ سے مورخہ ۵ ؍ اپریل ۶۲ء کو ہوئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ شادی ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین ثم آمین۔

(مینیجر الفضل)

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ چند دنوں سے بعارضہ بخار اور گلے کی شدید تکلیف سے بیمار ہیں۔ سانس کی بھی تکلیف ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری والدہ کو صحت عطا فرمائے۔ محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ)

۲۔ محمد ظفر صاحب بریلوی ابن قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی اعسالی ایم۔ بی بی۔ ایس کا فائنل امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایم۔ رشید ارشد۔ لاہور)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کی پیشگوئیوں میں منسوخی کا سلسلہ اسکی طرف سے جاری ہے یہاں تک کہ جو جہنم میں ہمیشہ رہنے کا وعید قرآن شریف میں کافروں کے لئے ہے وہاں بھی یہ آیت موجود ہے الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے لیکن اگر تیرا رب چاہے۔ کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے اس کے کرنے پر وہ قادر ہے لیکن بہشتیوں کے لئے ایسا نہیں فرمایا کیونکہ وہ وعدہ ہے وعید نہیں ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۹-۱۹۰)

اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ خاص کر وعیدی پیشگوئیوں کی غرض اصلاح ہوتی ہے نہ کہ اللہ تعالےٰ کو لوگوں کو عذاب دیکر کوئی خوشی پیش نظر ہوتی ہے جب کوئی قوم یا بندہ اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ عذاب کو ٹلا دیتا ہے۔ توبہ استغفار بھی اصلاح نفس کی نشانیاں ہیں وہی شخص توبہ اور استغفار کرتا ہے جو ان برائیوں سے باز آجاتا ہے۔ جن کی پاداش میں اس پر عذاب نازل ہونا ہوتا ہے۔ جب اصل چیز ہی نہ رہے تو اس کا نتیجہ بھی زائل ہو جاتا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے حوالہ میں بیان ہوا ہے یہ ایسا اصول ہے جس کو سب لوگ مانتے ہیں مگر افسوس ہے کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو جانچنے بیٹھتے ہیں تو اس اصول کو فراموش کر دیتے ہیں اور ان کا فیصلہ نجومیوں کے ٹیوؤں اور سیاستین کی پیشگوئیوں کی مانند کرنے لگتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض وقت بشارت کی پیشگوئیاں بھی قوموں کی نافرمانیوں کی وجہ سے آگے ڈال دی جاتی ہیں جیسا کہ فتح کنعان کی پیشگوئی جو سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کی تھی پیشگوئی تو ضرور پوری ہو کر رہی مگر بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کی وجہ سے اس کا وقت بڑھا دیا گیا۔

اگر ان چند اصولوں کو مدنظر نہ رکھا جائے اور مند[illegible] ن کی اس حقیقت [illegible] میں مغالطہ [illegible] رگان حق کی [illegible] اصول لازماً [illegible] ئیاں کسی [illegible] وہ غرض [illegible] یگوئی پوری [illegible] کیونکہ [illegible] پیشگوئی [illegible] پوری ہو جاتی ہے